

Mention the full qs statement for proper evaluation. Without that these are just notes and cannot be awarded marks

5-July-2024

Assignment No.3

س۔ روزہ اور حج :

تعارف :-

روزہ :-

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور قرآن حکیم کے مطابق یہ پہلی امتوں پر بھی فرض رہا ہے۔ رمضان کے مہینے میں روزے رکھے جاتے ہیں اور روزے کا مقصد تقویٰ حاصل کرنا، نفس کی پاکیزگی اور اللہ کے قریب ہونا ہے۔ روزے رکھنے سے انسان میں صبر، شکر اور خود احتسابی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ رمضان کے روزے 2 ہجری کو فرض کیے گئے۔

”روزے کی وضاحت“

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ترجمہ :

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے

گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے

تاکہ تم پر بیزگار ہو جاؤ۔ (سورۃ البقرہ - 183)

روزے کے لغوی معنی :-

روزے کو عربی میں ”صوم“

کہتے ہیں جس کے معنی ہیں رکنا، برداشت کرنا، ترک کرنا۔

اصطلاحی معنی :-

صبح صادق سے غروب آفتاب تک ارادہ کھانے، پینے اور مباشرت سے ترک رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔

روزے کی فرضیت :- روزہ ہر مسلمان عاقل، بالغ

تندرست اور مقیم ہر فرس ہے۔ روزے 2، ہجری کو فرس ہونے
روزے کا مقصد۔

قرآن مجید میں روزے کی فرہیت
کے ساتھ اس کا مقصد بھی بیان کیا گیا ہے جو کہ تقویٰ کا حصول

تقویٰ کا مفہوم۔

تقویٰ کا مفہوم پرہیزگاری ہے۔ تقویٰ
دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو انسان کو برا بیٹوں سے روکنے
یہ ادراکیوں کی طرف راغب کرتی ہے۔

روزے کی اہمیت قرآن کی روشنی میں۔

اسلام میں روزے

کی بہت فضیلت و اہمیت ہے۔ روزے رمضان میں رکھے جاتے
ہیں، (سی مینے میں) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

Try to add the Arabic of quranic
ayats

ترجمہ: رمضان کا مہینہ مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن
نازل کیا گیا لوگوں کے لیے ہدایت اور روشن دلیلیں اور یہ
حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے جو تم میں سے اس
مہینہ کو پائے وہ فرود روزے رکھے۔ (البقرہ: 185)

روزوں کا ثواب احادیث مبارکہ میں:

جو روزے نبی اکرم
کے قول کے مطابق ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے جائے ان کے
ثواب کا اندازہ درج ذیل حدیثوں سے ہوگا۔

1- ترجمہ:

آدمی کے ہر عمل کا ثواب (اللہ تعالیٰ کے یہاں) دس گنا ہے
اے کرسات سو گنا تک ہو جاتا ہے لیکن روزے کی ثوابت یہی ہے اور یہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ تو خالص ہے اس لیے اس لیے
اس کا ثواب میں اپنی مرفہی سے (جتنے چاہوں گا) دوں گا۔ (معلم)

اسی طرح ایک اور حدیث ہے :

ترجمہ: جو شخص اس (رمضان) میں کسی روزہ دار کو افطار کرے گا اس کے گناہوں کے لیے معافی ہے اور وہ خود کو نارجہنم سے بچائے گا اور اسے روزے دار جتنا ہی ثواب ملے گا۔ جب کہ اس روزے دار کے اپنے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ (سنن ابن ماجہ وازمذی)

روزے کے مقاصد اور عملی زندگی پر اثرات :-

1- ضبطِ نفس :-

انسان کو نیکی کے راستے سے روکنے اور برائی کے راستے پر ڈالنے والی ہم چیز خواہش نفس ہے۔ خواہشات اگر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع رہیں تو انسان کی افرادی اور اجتماعی خوبیوں کے فروغ کا سبب بنتی ہے لیکن جب یہ ہدایت ربانی کے تابع نہیں رہتی تو انسان کو حیوانی سطح سے بھی گرا دیتی ہیں۔ روزے کا اصل مقصد انسان کی خواہشات کو احکام الہی کے تابع کر کے اسے متقی بنانا ہے جو شخص ہر سال ایک مہینہ تک اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنی بنیادی خواہشات پر قابو پانے کی مشق کامیابی سے مکمل کر لیں، اسے ضبطِ نفس کی وہ قوت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ شیطان کی ہر ترغیب کا آسان سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

Do not use one word headings.

They should be elaborate and self explanatory

2- تقویٰ :-

روزے کی فریفت کا بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ روزے دار اگر خلوص نیت سے پوری شرائط کو ملحوظ خاطر رکھ کر پورے مہینے کے روزے رکھے تو اس کے دل میں تقویٰ اور پریز گاری پیدا ہوتی ہے اور وہ متقی بن جاتا ہے۔

3- جذبہٴ اِثَار :- ہم سے کم غذا پر التفاکی عادت، انسان

میں قناعت و ایثار کی صفات پیدا کرتی ہیں۔ ایک نئی وقت
 پس پوری ملت اسلام میں عبادت میں مصروف رہنا،
 ایسی ایثار و قربانی کے جذبے کو فروغ دینے کا سبب بنتا ہے
 اس اعتبار سے نبی اکرمؐ نے ماہِ رمضان کو مواسات اور
 عکساری کا مہینہ قرار دیا ہے۔

4- جسمانی فوائد:-

ایک ماہ تک دن کے بڑے حصے میں معذرت کاغ
 خالی رہنا صحت جسمانی کے لیے مفید ہوتا ہے۔ نادارہ کھانا پیٹ کی
 بیماریوں کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ پیٹ کی بیماریوں کا علاج
 روزہ ہے۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ملتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ نبی کریمؐ
 کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: "روزہ رکھا کرو تا کہ تم تندرست رہو"

5- ناداروں سے ہمدردی کا جذبہ:-

رمضان المبارک میں
 غریبوں اور معاشیوں کے دوسرے کمزور افراد کی ہمدردی کا جذبہ
 بہت بڑھ جاتا ہے۔ صدقات اور انفاق فی سبیل اللہ کا دور دورہ
 ہو جاتا ہے۔ ہمدردی کا جذبہ معاشیوں کے تعلقات خوشن گوار بناتا ہے۔
 تہیہ رمضان میں خیرات میں بہت کثرت کرتے تھے اس میں صدقہ
 و خیرات کا ثواب دوسرے مہینوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

6- روحانی مفیوٹھی:-

روزہ انسانوں کو براہیکوں سے روکتا ہے اور
 اچھے کاموں کی ترغیب دلاتا ہے اس سے انسان روحانی طور پر مفیوٹ
 ہو جاتا ہے۔ اور یہ روحانی مفیوٹھی ہی ہے جو انسان کو خدا تک قریب
 کر دیتی ہے اور یہی اسکی کامیابی کی سب سے بڑی دلیل ہے کیونکہ روزے
 کا مقصد بیان کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:

تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں تاکہ تم اللہ سے ڈرنے والے
 بنو۔

7- قبولیت دعا

روزہ دار کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا ہے کہ اس کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ارشاد نبویؐ ہے "تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی افطار کے وقت دوسرے عادل یا شاہ کی اور تیسرے مظلوم کی" اس لیے روزہ قبولیت دعا کا بہترین ذریعہ ہے۔

8- شفاعت

روزہ قیامت کے دن انسان کی شفاعت کرے گا ارشاد نبویؐ ہے "روزہ اور قرآن دونوں بندہ کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ طرف سے کرے گا کہ یا اللہ میں نے اس کو کھانے پینے اور نفس کی خواہشات پوری کرنے سے روک رکھا، میری شفاعت قبول فرمائیے" گویا روزہ شفاعت کے حصول کا مفہوم ذریعہ ہے۔

9- رمضان المبارک اور قرآن حکیم

رمضان اور قرآن لازم و ملزوم ہیں رمضان کی فضیلت قرآن کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (سورۃ البقرہ: 185)

ترجمہ: مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن، ہدایت واسطے لوگوں کے اور دہلیزیوں کو دشمن، سب کو کوئی پائے تک میں سے اس مہینے کو تو فروروزے رکھے اس کے۔

روزہ ترک کرنے کا نقصان:-

روزہ بہت اہمیت کا حامل ہے اس لیے اسکو ترک کرنے کا نقصان بھی بہت زیادہ ہوتا ہے ارشاد نبویؐ ہے "جو شخص کسی (شرعی) نذر اور عرف کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑے وہ اگر عمر بھر بھی روزے رکھے تب بھی اسکی تلافی نہیں ہو سکتی" اس لیے روزہ کو عنایتاً

بان کر رکھا جانا چاہیے۔

ح

تعارف :-

حج ایک جامع عبادت ہے یہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے
پر صاحب استطاعت عاقل و بالغ مسلمان پر زندگی میں ایک بار
فرض ہے

حج کے لغوی معنی :-

حج کے لغوی معنی یہ قصد کرنا،
ارادہ کرنا، زیارت کرنا۔

حج کے اصطلاحی معنی :-

اسلامی اصطلاح میں حج سے مراد
خاص ایام میں مخصوص آداب و شرائط کے ساتھ بیت اللہ کی
زیارت اور مناسک حج ادا کرنا۔

حج کی اہمیت قرآن کی روشنی میں :-

ارکان اسلام میں
حج کی اہمیت کا اندازہ قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے بخوبی
ہوتا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ﴿٩٦﴾

(سورة آل عمران: 96)

ترجمہ :- اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جو شخص
قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ چلنے کی اور جو نہ مانے تو
پھر اللہ بڑا غنی ہے رکھتا جیسا کہ لوگوں کی۔

اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جامع عبادت اللہ تعالیٰ کی خاطر فرض

کی گئی ہے اور اسکا اپنے بندوں پر یہ حق بھی ہے لیکن اس سے
اللہ تعالیٰ کی کوئی اپنی عذرت و اہستہ نہیں بلکہ اس کے ذریعے
بندوں کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے۔ اور انکی حج کا سب سے بڑا
فائدہ گناہوں کی بخشش ہے۔

حج کی اہمیت احادیث کی روشنی میں :-
نبی اکرمؐ نے

فرمایا:

ترجمہ :- جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حج کرتا
ہے اور دوران حج فسق و مجور سے باز رہتا ہے وہ
گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے گویا
اپنی مال کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (بخاری)

اپنے گناہ گار بندوں کو دنیا ہی میں پاک صاف کر دینے کا یہ انتظام
جیسا اللہ تعالیٰ کے کرم کی دلیل ہے وہیں اس سے فائدہ نہ اٹھانا
حد درجہ کی ناشکری اور بدبختی ہے حضرت محمدؐ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ :- جس (صاحب استطاعت) شخص کو نہ کوئی ظاہری
ضرورت حج سے روک رہی ہو نہ کوئی ظالم بادشاہ
اسکی راہ میں حائل ہو اور نہ کوئی روکنے والی بیماری
اسے لاحق ہو اور پھر بھی وہ حج کیے بغیر مر جائے تو وہ
ایک مسلمان کی نہیں سی ہودی یا نقرانی کی موت مہرے گا۔

جامعیت :-

حج جیسی عبادت میں باقی تمام عبادات کی روح
شامل ہے۔ حج کے لیے روانگی سے واپسی تک دوران سفر نماز کے ذریعے
قرب خداوندی میسر آتا ہے۔ حج کے لیے مال خرچ کرنا زکوٰۃ سے مشابہت
رکعتوں۔ نفسانی خواہشات اور اخلاقی برائیوں سے پرہیز اپنے اندر
روزے کی سی کیفیت رکھتا ہے گھر سے دوری اور سفر کی صعوبت
میں جہاد کا رنگ ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ ہدیہ سے
روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا سب سے افضل جہاد حج مبرور

(مقبول) ہے۔ آپ کے اسی ارشاد گرامی کے پیش نظر حضرت
عمرؓ فرمایا کرتے "حج کا سامان تیار رکھو کہ یہ بھی ایک جہاز ہے۔"

حج مبرور :-

حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جو خالص اللہ تعالیٰ
کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہو اور اس میں کوئی ذاتی غرض
اور مقصد شامل نہ ہو ایسے حج کو حج مبرور (مقبول) کہتے ہیں۔

فلسفہ حج :-

اگر حج کے مناسک پر عمل کیا جائے تو معلوم
ہو گا کہ ہر مرحلہ اپنے اندر اخلاقی و روحانی تربیت کا سامان
رہتا ہے جب ایک شخص اپنے عزیز و اقارب کو حضورؐ کی اور نبیوی
لکھنویوں سے منہ موڑ کر دو آن سلی چادریں اوڑھ کر "لَبَّيْكَ
اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ" کی صدا میں بلند کرتے ہوتے بیت اللہ شریف
میں حاضر ہوتا ہے تو اس کا یہ سفر ایک طرح سے سفرِ آخرت
کا نمونہ بنو نہ بن جاتا ہے۔

اس دینی ماحول اور پاکیزہ فضا میں جب وہ مناسک حج ادا
کرتا ہے تو اس کی حالت بھی عجیب ہوتی ہے۔ صد ان عرفات کے
قیام میں اسے وہ بشارت یاد آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دین
اسلام کی صورت میں مسلمانوں پر اپنی رحمت کی تکمیل کا ذکر
فرمایا ہے۔ اسے حضور اکرمؐ کے مبارک خطبہ کے لیے مثالِ بدایات
یاد آتی ہے۔ اسے یہ حکم یاد آتا ہے کہ میرے بعد گمراہی سے بچنے کے
لیے قرآن اور حدیث کو مقبولی سے طاق رہنا۔ قربانی کرتے
وقت کفرت البر اعیتم کی بے نظیر قربانیاں یاد آتی ہے۔ وہ
سوچتا ہے جملہ قربانیوں کے مقابل میں کفرت کی چھوٹی موٹی خواہشات
کی قربانی کی حقیقت ہی کیا ہے؟ میرا تو مرنا جیتا بھی خدایا کے لیے
میلانا چاہیے۔ اسے اس کے لبوں پر یہ کلمات جاری ہوتے ہیں۔

ترجمہ :-

کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا
اللہ ہی کے لیے ہے جو پالنے والا سارے جینا کے لیے کوئی نہیں اس
کا شریک اور ہمراہی مجھ کو حکم ہوا اور میں سب سے پہلے

فرمانبردار میوں۔
 مقام غنی میں وہ اس عزم کے ساتھ اپنے ازلی دشمن شیطان کو
 کنگریاں مارتا ہے کہ اب اگر یہ میرے اور میرے اللہ کے درمیان
 حائل بیونے کی کوشش کرے گا تو اسے پتھانے میں غلطی نہیں
 کروں گا۔ جب وہ بیت اللہ کے سامنے پہنچتا ہے تو اس کی روح
 اس خیال سے وجود میں آجاتی ہے کہ جس گھر سے زیارت کی تمنا تھی
 وہ آج نظر کے سامنے ہے۔ خدا سے لوتھائے رکھنے کی یہ کیفیت
 حاجی کے کام آتی ہے۔ طواف کے بعد وہ صفا اور صردہ کے درمیان
 سہی کرتا ہے۔ تو گویا زبان حال سے کہتا ہے کہ اے اللہ! تیرے
 قرب سے حاصل بیونے والی اس قوت بے پیمان کو میں تیرے
 دین کی سر بلندی کے لیے وقف کر دوں گا اور عمر بھر حقارت
 محمدؐ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا۔ دل کی
 یہی تمنا دعا بن کر اس طرح لبوں تک آتی ہے۔

ترجمہ :-

اے میرے اللہ! تجھے اپنے نبی کے طریقے پر
 کار بند کرو اور اس پر عمل کر کے بیونے مجھے اپنے
 پاس بلا لے۔ اور انی لغز شہوں سے مجھے محفوظ
 فرما دے۔

مناسک حج :-

مناسک حج مندرجہ ذیل ہیں:

1- احرام :-

احرام باندھنا ضروری ہے جو حاجی کا لباس بیوتا ہے
 جسے حاجی میقات سے غسل کر کے پہنتا ہے۔ اور دو آن سلی سفید
 چادروں پر مشتمل بیوتا ہے۔

2- تلبیہ :-

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا“ کو تلبیہ کہا جاتا ہے جسے
 حاجی احرام باندھنے کے بعد کثرت سے پڑھتا ہے۔

3. طواف :-

بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہا جاتا ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔

۱) طوافِ قدوم :-

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرنا طوافِ قدوم کہلاتا ہے۔

۲) طوافِ زیارت :-

منی سے آکر دس یا گیارہ ذی الحجہ کو کیا جاتا ہے اور یہ فرس کے درجے میں آتا ہے۔

۳) طوافِ وداع :-

حج ادا کرنے کے بعد واپسی سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرنا طوافِ وداع کہلاتا ہے۔

4. سعی :-

حفا اور مزہ کے درمیان تبدیل دوڑتے ہوئے سات چکر لگانا سعی کہلاتا ہے۔

5. منی میں قیام :-

ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو حاجی رات کو منی کے مقام پر قیام کرتے ہیں اور نو ذی الحجہ کو یہاں سے میدانِ عرفات جاتے ہیں اور قربانی بھی منی کے مقام پر کی جاتی ہے۔ یہی بھی یہیں پر کی جاتی ہے۔ تین دن یہاں پر قیام کیا جاتا ہے بارہ ذی الحجہ تک یہاں قیام واجب ہے۔

6. وقوفِ عرفات :-

وقوفِ عرفات حج کا سب سے اہم رکن ہے۔ نو ذی الحجہ کو حاجی میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے حاجی دعا مانگتے ہیں۔ یہیں پر امام خطبہ پڑھ دیتا ہے اور مسجدِ نمروہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔

7- مزد دفعہ روانگی :-

میدان عرفات سے واپسی پر دس ذی الحجہ کی شب مزد دفعہ میں گزارا جاتی ہے اور مغرب اور عشاء کی نماز میں اکھٹے پڑھی جاتی ہے۔ دس ذی الحجہ کی نماز فجر تک مزد دفعہ میں قیام کیا جاتا ہے

8- رمی جمرات :-

منیٰ میں تین ستون نصب ہے جن کو جمرات کہتے ہیں۔ دس گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو ان کو سات سات کتکریاں ماری جاتی ہے۔

9- قربانی :-

رمی سے فارغ ہو کر حاجی قربانی کرتے ہیں اور اس کے بعد حاجی حضرات اپنے احرا کھول دیتے ہیں۔

10- حلق راس :-

منیٰ میں قربانی کے بعد حاجی سرکے بال منڈواتے یا ترشواتے ہیں اس کو حلق راس کہتے ہیں۔

حج کے انفرادی اور اجتماعی فوائد

حج کے انفرادی فوائد :-

1- قرب خداوندی کا ذریعہ :-

حج کا اصل فائدہ یاد الہی اور قرب خداوندی ہے جب حاجی دینی ماحول اور پاکیزہ فضا میں خشوع و خضوع سے سابقہ مناسک حج ادا کرتا ہے تو وہ اللہ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔

2- روحانی پاکیزگی :-

حج ایک عظیم عبادت ہے جس سے انسان

And and highlight
references/examples against your
arguments

اپنا تزکیہ نفس کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے روحانی پاکیزگی حاصل
ہوتی ہے۔ حریت پاک کی رو سے انسان حج سے ایسے لوٹتا ہے، گویا
آرح جنم لیا ہو، یعنی گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

3- سادگی کی تعلیم :-

حج انسان میں سادگی و اعتدال کی
صفات پیدا کرتا ہے اور ففتوں خرمی اور فخر و غرور سے انسان کو
بچاتا ہے۔ حج کے دوران میں احرام باندھنا، خوشبو سے پرہیز کرنا،
شکار سے باز رہنا وغیرہ جیسے امور انسان میں سادگی کو فروغ
دیتے ہیں اور حج میں طواف، سدھی اور وقوف عرفات سے بھی
سادگی کی تعلیم ملتی ہے۔

4- فیہ نفس کی تربیت :-

احرام باندھتے ہی بندے پر کئی ایک
حلال اشیاء مقررہ مدت تک حرام ہو جاتی ہے۔ خوش لباس کو ترک
کر کے دو آٹن سلی چادریں کو اپنے جسم پر لپیٹ کر طواف کرنا،
فضا اور سروہ کے درمیان بدل ڈاؤن ٹیگنا اور کھلے آسمان
تک میدان عرفات میں خطبہ حج سنا وغیرہ سے فیہ نفس کا
مطلوبہ پورا ہوتا ہے۔

5- گناہوں کا کفارہ :-

حج چونکہ تمام عبادات کی جامع عبادت ہے
اس لیے حاجی کے ہر عمل کے بدلے اس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں
اگر حاجی دوران حج فسق و فجور سے باز رہتا ہے تو وہ گناہوں سے
اس طرح پاک نڈر کر واپس لوٹتا ہے جیسا کہ ابھی ماں کے پیٹ سے
اس کی پیدائش ہوئی ہے۔

6- حصول جنت کا ذریعہ :-

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حج کرنے
والے اللہ تعالیٰ سے ایمان بیوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت
ہوتی ہے جس سے ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ دوران حج بیت اللہ
اور مسجد نبوی کے ساتھ تعلق رہتا ہے جو جنت کا ذریعہ ہے۔

ارشاد نبوی ہے " کہ تین اشیا ہیں اللہ تعالیٰ کے ایمان سے ہیں۔
جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا " آخرت
میں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی ایمانی میں نعمتوں والی جنت
میں دیئے گئے۔

حج کے اجتماعی فوائد:-

1- اخوت و اتحاد:-

حج اخوت و اتحاد کا بہترین مظہر ہے۔
دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مسلمان ایک دوسرے
سے مل کر ان کے حالات سے واقف ہوتے ہیں جس سے ایک
دوسرے کے ساتھ اخوت و برادری کے جذبات کو فروغ
ملتا ہے جو کہ اتحاد کا ذریعہ بنتے ہیں۔

2- مساوات:-

حج کا یہ عظیم الشان اجتماع ملت اسلامیہ
کی شان و شوکت کا آئینہ دار ہوتا ہے جب دنیا کے گوشے
گوشے سے آئے ہوئے مسلمان رنگ و نسل، قوم و وطن سے
امتیازات سے بلند ہو کر ایک ہی کلمہ " لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا " سے
دیراتے ہیں ایک ہی کیفیت میں سرشار اپنے خدا کی پکار پہ
پلکے جا رہے ہوتے ہیں تو گویا وہ خدا کے قداکار سپاہیوں کی
ایک فوج معلوم ہوتے ہیں۔

3- اقتصادی فائدہ:-

حج کا ایک اہم تجارتی اور اقتصادی
فائدہ یہ بھی ہے کہ مختلف ممالک سے آنے والے حجاج خرید و
فروخت کے ذریعے معاشی نفع حاصل کرتے ہیں اور مقامی
تجارت کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تجارت کو فروغ حاصل
ہوتا ہے جو مسلمانوں کی معاشی ترقی کا ذریعہ ہے۔

4- مرکزیت:-

حج مسلمانوں کے لیے مرکزیت اور وحدت کی

علامت ہے۔ کیونکہ بیت اللہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے مرکز کی حیثیت رکھتا ہے جب اس عظیم مرکز میں دنیا جہاں کے تمام مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں تو ان کے اس اجتماع سے ملت اسلامیہ کی وحدت اور مرکزیت واضح ہوتی ہے۔

5۔ نظم و ضبط کی مثال :-

حج کے دوران نظم و ضبط کا اعلیٰ مظاہرہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ ایک میدان میں خطبہ حج سنا، طواف سعی اور شیطان کو گنگریاں مارنا نظم و ضبط کی عمدہ ترین مثالیں ہیں۔

6۔ اشاعت اسلام کا ذریعہ :-

حج کے عظیم اجتماع اجتماع کو عالمی میڈیا کو ریح دیتا ہے جسے پوری دنیا میں نشر کیا جاتا ہے اس طرح یہ عظیم اجتماع اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

End with conclusion